رسائل و مسائل

عدت خلع

سوال :- آپ کی تصنیف تفہیم القرآن جلد اول سورۃ بقرہ ص۱۷۵ میں لکھا ہوا ہے کہ "خلع کی صورت میں عدت صرف ایک حیض ہے، دراصل یہ عدت ہے ہی نہیں بلکہ یہ حکم محض استبراء رحم کے لیے دیا گیا ہے" الخ

اب قابل دریافت یہ امر ہے کہ آپ نے اس مسئلہ کی سند وغیرہ نہیں لکھی، حالانکہ یہ قول مفہوم الآیہ اور اقوال محققین امد قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی خلاف ہے۔

(۱) فی الفتح، روی عبد الرزاق مرفوعا الخلع تطلیقۃ،

(۲) وروی الدار قطنی وابن عدی انہ جعل النبیؐ الخلع تطلیقۃ۔

(۳) وروی مالک عن ابن عمرؓ عدۃ المختلعۃ عدۃ المطلقۃ۔

ایک ابوداؤد کی روایت ہے کہ عدتہا حیضۃ، لیکن یہ قول تصرف من الرواۃ پر محمول کیا گیا ہے اور نص کے بھی خلاف ہے کہ نص میں ہے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

مہربانی فرما کر احادیث نبویہ میں تطبیق دیتے ہوئے نص کو اپنے اطلاق پر رکھتے ہوئے اور محدثین کے اقوال کو دیکھتے ہوئے مسئلہ کی پوری تحقیق مدلل بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیں تاکہ باعث اطمینان ہو سکے۔

جواب: مختلعہ کی عدت کے مسئلے میں اختلاف ہے۔ فقہاء کی ایک کثیر جماعت اسے مطلقہ کی عدت کے مانند قرار دیتی ہے۔ اور ایک معتد بہ جماعت اسے ایک حیض تک محدود رکھتی ہے۔ اس دوسرے مسلک کی تائید میں متعدد احادیث ہیں۔ نسائی اور طبرانی نے ربیع بنت معوذ